ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس رمضان المبارک 2025ء

درس نمبر 17

رمضان اور تجلّی قلب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا۝ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا۝ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا۝ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا۝ (الشمس:8-11)

کہ ہر جان کی اور جیسے اُس نے اُسے ٹھیک ٹھاک کیا۔پس اُس کی بے اعتدالیوں اور اُس کی پرہیز گاریوں (کی تمیز کرنے کی صلاحیت) کو اس کی فطرت میں ودیعت کیا۔یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اُس (تقویٰ) کو پروان چڑھایا اور نامراد ہو گیا جس نے اُسے مٹی میں گاڑ دیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں خصوصیت سے تجلی قلب کے لیے یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ فِيۡ قَلۡبِيۡ نُوۡرًا وَّفِيۡ بَصَرِيۡ نُوۡرًا وَّفِيۡ سَمۡعِيۡ نُوۡرًا وَّعَنۡ يَّمِيۡنِيۡ نُوۡرًا وَّعَنۡ يَّسَارِيۡ نُوۡرًا وَّفَوۡقِيۡ نُوۡرًا وَّتَحۡتِيۡ نُوۡرًا وَّ اَمَامِيۡ نُوۡرًا وَّخَلۡفِيۡ نُوۡرًا وَّ اجۡعَلۡ لِّيۡ نُوۡرًا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ بالیل)

یعنی اے میرے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری آنکھوں میں نور بخش اور میری سماعت کو نور دے اور میرے دائیں بھی نور ہو اور بائیں بھی نور ہو اور میرے اوپر اور نیچے بھی نور ہو۔میرے مولیٰ! بس تو مجھے سراپا نور ہی بنا دے۔ آمین یارب العالمین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ

آج کے درس کا عنوان ہے **"رمضان المبارک اور تجلّی قلب"**

تجلّی کے لغوی معنی ظاہر ہونا، پردہ ہٹانا، چمک، روشنی، اُجالا، روشنی، جلوہ اور جلال و عظمت کے ہیں اور قلب کے معنی دل، مَنّ اور ضمیر کے ہوتے ہیں۔دل چونکہ انسانی جسم کے وسط میں ہوتا ہے جو سارے جسم کو کنٹرول کرتا ہے اِس لئے تجلّیِ قلب سے مراد ہے کہ ایسا نور جو سارے جسم کو روحانی معنوں میں نورٌ علیٰ نور کر دے۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت کا موجب ہے اور ہدایت کے حق و باطل میں فرق کرنے والے روشن نشانات رکھتا ہے، انسان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور تنویر قلب عطا کرتا ہے۔ تجلّیِ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ماہ رمضان کی عظمت و برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لیے عمدہ لکھا ہے۔اِس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیِ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔" (الحکم 29 فروری 1908ء صفحہ 4)

روزہ ہمیں تقویٰ، ضبطِ نفس، شکر گزاری، انسانی ہمدردی، باہمی ایثار و قناعت اور معاشی تعاون سکھاتا ہے۔ جس طرح سے روح کے بغیر مادی جسم بے کار ہے اِسی طرح اگر روزہ اخلاص، تقویٰ اور بے ریائی سے خالی ہو تو محض بھوک پیاس ہی باقی رہ جاتی ہے۔رمضان المبارک ضبطِ نفس کے لیے ایک طرح کا تربیتی پروگرام ہے جو تطہیر قلب کے لیے ایک تیر بہ ہدف نسخہ ہے۔ہم اگر اِس کو ایک ماہ کے لیے اپنی اصل روح کے ساتھ اپنے آپ پر لاگو کر لیں تو سارے سال کے لیے تقویٰ، پرہیز گاری، ایثار، باہمی ہمدردی اور تزکیہ و ضبط نفس جیسی عمدہ خوبیوں کو اختیار کرنا سہل ہو جاتا ہے۔

اس لیے رمضان میں روزہ، عبادات، قرآن کریم کی تلاوت، بُرے کاموں سے بچنے کی کوشش، صدقہ و خیرات، اعتکاف، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی برکات سے یہ روحانی عمل تیز تر ہو جاتا ہے اور انسان اگر اپنی پوری کوشش کرے تو اِن چند گنتی کے دنوں میں اپنی حقیقی منزلِ مقصود یعنی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بن سکتا ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تجلی قلب کے لیے ایک ایسا پاک اور برگزیدہ نورانی وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا مقصد ہی تاریک دلوں کو روشن کرنا اور صراطِ مستقیم پر چلانا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ نے ایک دنیا کو روحانی ضیاء بخشی۔ تجلی قلب کے لئے ہمیں روحانی بیماریوں جیسا کہ جھوٹ، وعدہ خلافی، بد دیانتی، بد ظنی، غیبت، بغض و کینہ، غصہ، نفرت وغیرہ سے نجات حاصل کرنا ہوگی اور اس کے لیے رمضان ایک مجرب نسخہ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی غرض ہی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرۃ:184) بیان فرمائی ہے کہ انسان اس مہینہ کی مشق کے نتیجہ میں جسمانی، اخلاقی اور روحانی سب کمزوریوں اور کوتاہیوں سے بچنے کی کوشش کرے اور تقویٰ اختیار کرے۔ رمضان کا مغفرت اور بخشش سے بھی بہت گہرا تعلق ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بدبخت ہے وہ شخص جس نے رمضان پایا مگر وہ بخشا نہ گیا۔

(الادب المفرد صفحہ 224)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ کو رحمت دوسرے کو مغفرت اور تیسرے کو آگ سے آزادی کا ذریعہ قرار دیا۔

(شعب الإيمان للبيهقي جزء 5 صفحہ 224)

اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے بعد ہی انسان کا دل روشن ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا ہے کہ روزہ میں جھوٹ، گالی گلوچ، وعدہ خلافی اور دوسری بُرائیاں روحانی بیماریاں ہیں اور رمضان المبارک کی عملی مشق سے اِن بیماریوں کا موثر علاج ممکن ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

(بخاری کتاب الصوم باب من لم يدع قول الزور والعمل به فی الصوم)

یعنی جس نے روزہ کی حالت میں جھوٹ اور اس پر عمل نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے محض بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ سے بچنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی کہ

الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ

(بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم)

یعنی روزے ڈھال ہیں۔ پس روزہ کی حالت میں نہ کوئی شہوانی بات کرے نہ جہالت اور نادانی کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی یا گالی گلوچ کرے بھی تو وہ کہے مَیں تو روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

بعض لوگ نمازوں میں کمزوری دکھاتے ہیں لیکن رمضان کے بابرکت ماحول میں وہ اپنی اس کمزوری پر قابو پا سکتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

(ترمذی ابواب الصلوۃ باب فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ)

یعنی جو شخص للہ کی خاطر چالیس دن تک نماز باجماعت ادا کرے اور تکبیر اولیٰ پائے اُس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں ایک آگ سے آزادی دوسری نفاق سے بری الذمہ ہو جانا۔

رمضان میں صفائے قلب و باطن کا ایک اہم ذریعہ قیام اللیل تہجد بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اے مومنو! تم رات کے ایک حصہ میں نماز تہجد بھی ادا کیا کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز کر دے۔ (بنی اسرائیل:80)

رمضان میں کیا جانے والا قیام اللیل باقی مہینوں سے افضل ہوتا ہے۔ تہجد پڑھنا تزکیہ نفس کی بہتری کا سبب بنتا ہے۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر عبادت کرنے والا شخص اللہ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں تہجد پڑھنے کی فضیلت کے بارہ میں فرمایا

''جس نے ایمان و احتساب کی نیت سے رمضان المبارک میں روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن وہ بطن مادر سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک تھا۔''

(سنن نسائی کتاب الصیام)

رمضان میں سحری سے پہلے نماز تہجد کا وقت قبولیت دعا کا بہترین وقت ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ورلے آسمان پر آکر فرماتا ہے۔ مَیں بادشاہ ہوں کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے اور مَیں قبول کروں، جو مجھ سے مانگے اور مَیں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے اور مَیں اُسے بخش دوں۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا باب الترغیب فی الدعاء)

اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ماہ رمضان میں دیکھیں تو آپؐ کا رمضان میں قیام نماز اور تہجد و نوافل کی ادائیگی معمول سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ اگرچہ روزانہ تہجد کی رکعات تو گیارہ ہی رہتی تھیں مگر اِن کا حسن اور طوالت اور ان میں توجہ الیٰ اللہ و خشیت بہت بڑھ جاتی تھی۔

رمضان میں دلوں کی تاریکی دور کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان، اُس کے رسول پر ایمان اور تقویٰ کا حصول ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(الحدید:29)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت دل کا نور بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے اور رمضان محبت الٰہی کے حصول کے لیے ایک عمدہ مہینہ ہے کیونکہ تجلّیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ رمضان میں محبت الٰہی کی وہ دعا بکثرت دلی جوش سے کرنی چاہیے جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کیا کرتے تھے یعنی

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ

(ترمذی کتاب الدعوات باب 74)

کہ اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت بھی جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔ اے اللہ! میری محبوب چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کی خاطر میرے لیے قوت کا ذریعہ بنا دے اور میری جو پیاری چیزیں تو مجھ سے علیحدہ کر دے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرما دے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ تجلّیٔ قلب کا ایک اہم ذریعہ قرآن شریف ہے۔ تلاوت قرآن کا حق ادا کرنے والوں کو دلوں کا نور عطا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا (النساء 175) ہم نے تمہاری طرف کھلا نور اُتارا۔ خصوصاً فجر کے وقت تو تلاوت کی برکت سب سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ (بنی اسرائیل:79) یعنی فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رمضان کی ہر رات کو جبریل آکر قرآن سنتے اور سناتے تھے اور ہر رمضان میں قرآن کا ایک دور مکمل کرتے تھے۔ زندگی کے آخری رمضان میں آپؐ نے تو دو دفعہ قرآن کا دور مکمل کیا۔ الغرض قرآن کریم کی رمضان کے مقاصد سے خاص مناسبت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔

(شعب الایمان للبیہقی جزء3 صفحہ 378)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو.... تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت بھی نور قلب میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ (آل عمران:32) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص حقیقی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ مَیں اُسے اُس کے والدین اور اولاد سے زیادہ پیارا اور محبوب نہ ہوں۔ (بخاری کتاب الایمان) لہٰذا رمضان المبارک کے مہینہ میں خصوصاً اتباع رسول کی بہت کوشش کرنی چاہیے۔

رمضان میں کثرت سے دعائیں کرنے کا بھی حکم ہے۔ جو لوگ رمضان کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں فرماتا ہے:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرۃ:187)

یعنی مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اپنی دیگر دعاؤں کے ساتھ ساتھ تجلّیِ قلب کے لیے یہ دعا بھی کثرت سے کرنی چاہیے

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (التحریم:9)

کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے لیے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے لیے دعاؤں کا راستہ کھلا ہے۔ ہمیں اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دعاؤں کا راستہ کھولا ہے اور خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔ اگر خالص ہو کر اُس کے آگے جھکا جائے تو وہ قبول کرتا ہے، کس رنگ میں قبول کرتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ اپنے لیے، اپنے پیاروں کے لیے، اپنے عزیزوں کے لیے، جماعت کے لیے اور عمومی طور پر انسانیت کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں... آج کل دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں پر بہت زور دیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10، اپریل 2020ء)

آخر میں خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور اقتباس پیش کر کے اپنے درس کو ختم کرے گا۔ حضور انور فرماتے ہیں:

”دلوں کو روشنی بخشنے کے لیے یہ مہینہ بڑا اعلیٰ مہینہ ہے۔ کیوں اعلیٰ ہے؟ اس کی ذاتی حیثیت تو کوئی نہیں ہے۔ جس طرح باقی مہینے انتیس یا تیس دن کے ہیں اُسی طرح یہ مہینہ بھی ہے۔ لیکن یہ مہینہ اس لیے عمدہ مہینہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں دو عبادتوں کو اکٹھا کیا ہے اور اپنے بندوں کو انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یا موقع دیا ہے..... رمضان میں دو عبادتیں جمع ہو گئیں جیسا کہ مَیں نے کہا، نماز بھی اور روزہ بھی۔ پس رمضان میں اپنی نمازوں کی بھی خاص حالت بنانے کی ضرورت ہے جس سے ایسا تزکیہ حاصل ہو جو نفس کی بُرائیوں اور شہوات سے اتنا دور کر دے کہ پھر ہم فَإِنِّي قَرِيبٌ کی آواز سن سکیں۔ ہماری نمازیں، ہمارے روزے صرف رمضان کے مہینے تک ہی محدود رہنے کے جوش میں نہ ہوں بلکہ اس نیت سے ہوں کہ جو تبدیلی ہم نے پیدا کرنی ہے، اُسے دائمی بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر ہمیشہ لبیک کہنے والا رہنا ہے۔ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کرنا ہے۔ یہ سب کچھ یہ سوچ کر کرنا ہے کہ آج ہماری بقا بھی اس میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بنیں اور دنیا کی بقا بھی ہم سے وابستہ ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اگست 2011ء)

پس تجلّیِ قلب، تنویرِ قلب اور تطہیرِ قلب کے لئے اِن تمام اصولوں کو اپنانا ہو گا جو مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ اللہ ہم سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿